جوشِ ایمانی

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرت علامہ مولانا ابو بلال
محمد الیاس عطّار قادِری رَضَوی دامت برکاتہم العالیہ

Go To Index

Contents

جوشِ ایمانی[1] 2
دُرُود شریف کی فضیلت 2
مَدَنی مُنّے کا جوشِ ایمانی 3
دنیا کیلئے تو وقت ہے مگر۔۔۔ 5
چار شہیدوں کی ماں 6
گُفتار کے غازی 8
احساسِ ذمّہ داری پیدا کیجئے 11
مَدَنی قافلے میں شفا بھی ملی اور دیدار بھی ہوا 12
سلطانِ دو جہاں صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی قربانیاں 13
بھلائی کی باتیں سکھانے کی فضیلت 14
مُبلّغین کی قبریں اِن شاءَ اللہ عزوجل جگمگائیں گی 15
جنّت میں داخلہ اور گزشتہ گناہوں کا کفّارہ 15
حُصولِ دنیا کے لئے سفر۔۔۔ 16
ایک طرف صحابہ کا کردار دوسری طرف ہم غفلت شِعار 16
جوشِ ایمانی کا ثُبوت دیجئے 19
داتا حُضُور کی طرف سے مدنی قافلے کی خیر خواہی 19
"قطعِ رحمی حرام ہے" کے 13 حُرُوف کی نسبت سے صِلۂ رِحُمی کے 13 مَدَنی پھول 21
مآخذ و مراجع 24

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

جوش ایمانی (1)

غالباً آپ کو شیطٰن یہ رسالہ (24 صفحات) پورا نہیں پڑھنے دے گا

مگر آپ کوشش کر کے پورا پڑھ کر شیطٰن کے وار کو ناکام بنا دیجئے۔

دُرُود شریف کی فضیلت

''سَعادۃُ الدّارین'' میں ہے، حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم بن علی بن عطِیَّہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے خواب میں جنابِ رسالت مآب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا دیدار کیا تو عرض کی: سرکار! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ آپ کی شَفاعت کا طلب گار ہوں۔ سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اَکْثِرْ مِنَ الصَّلٰوۃِ عَلَیَّ یعنی '' مجھ پر کثرت کے ساتھ دُرُودِ پاک پڑھا کرو۔'' (سعادۃُ الدّارین ص ۱۳۷)

کعبے کے بدر الدُّجیٰ تم پہ کروڑوں دُرُود

طیبہ کے شمس الضُّحیٰ تم پہ کروڑوں دُرُود (حدائق بخشش شریف ص ۲۶۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

1۔۔ یہ بیان امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ نے تبلیغِ قراٰن و سنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے تین روزہ بین الاقوامی سنّتوں بھرے اجتماع (۲، ۳، ۴ رجب المرجب ۱۴۱۹ھ مدینۃ الاولیاء ملتان) کی آخری نشست میں فرمایا۔ ترمیم و اضافے کے ساتھ تحریراً حاضرِ خدمت ہے۔۔ مجلسِ مکتبۃُ المدینہ

مَدَنی مُنّے کا جوشِ ایمانی

رات کا پچھلا پہر تھا، سارے کا سارا مدینہ نُور میں ڈوبا ہوا تھا۔ اہلِ مدینہ رحمت کی چادر اوڑھے مَحوِ خواب تھے، اتنے میں مُؤَذِّنِ رَسولُ اللہ حضرتِ سیِّدُنا بِلال حبشی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی پُر کیف صدا مدینۂ منوَّرہ زَادَھَا اللہُ شَرَفاً وَّ تَعْظِیْماً کی گلیوں میں گونج اٹھی: " آج نمازِ فجر کے بعد مجاہِدین کی فوج ایک عظیم مُہِم پر روانہ ہورہی ہے۔ مدینۂ منوَّرہ زَادَھَا اللہُ شَرَفاً وَّ تَعْظِیْماً کی مقدّس بیبیاں اپنے شہزادوں کو جنَّت کا دولھا بنا کر فوراً دربارِ رسالت میں حاضِر ہوجائیں۔" ایک بیوہ صحابیہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا اپنے چھ سالہ یتیم شہزادے کو پہلو میں لٹائے سورہی تھیں۔ حضرتِ سیِّدُنا بِلال رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کا اعلان سن کر چونک پڑیں! دل کا زخم ہرا ہوگیا، یتیم بچّے کے والِدِ گرامی گُزشتہ برس غزوۂ بدر میں شہید ہوچکے تھے۔ ایک بار پھر شَجرِ اسلام کی آبیاری کیلئے خون کی ضَرورت درپیش تھی مگر ان کے پاس چھ سالہ مَدَنی مُنّے کے علاوہ کوئی اور نہ تھا۔ سینے میں تھما ہوا طوفان آنکھوں کے ذَرِیعے اُمنڈ آیا۔ آہوں اور سسکیوں کی آواز سے مَدَنی مُنّے کی آنکھ کُھل گئی، ماں کو روتا دیکھ کر بیقرار ہو کر کہنے لگا: ماں! کیوں روتی ہو؟ ماں مَدَنی مُنّے کو اپنے دل کا درد کس طرح سمجھاتی! اس کے رونے کی آواز مزید تیز ہوگئی۔ ماں کی گِریہ وزاری کی تأثُّر سے مَدَنی مُنّا بھی رونے لگ گیا۔ ماں نے مَدَنی مُنّے کو بہلانا شروع کیا، مگر وہ ماں کا درد جاننے کیلئے بَضِد تھا۔ آخِر کار ماں نے اپنے جذبات پر بکوشش تمام قابو پاتے ہوئے کہا: بیٹا! ابھی ابھی حضرتِ سیِّدُنا بِلال رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے

اِعلان کیا ہے: مجاہِدین کی فوج میدان جنگ کی طرف روانہ ہو رہی ہے۔ آقائے نامدار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنے جاں نثار طلب فرمائے ہیں۔ کتنی بخت بیدار ہیں وہ مائیں جو آج اپنے نوجوان شہزادوں کا نذرانہ لئے دربارِ رسالت میں حاضر ہو کر اشکبار آنکھوں سے التجائیں کر رہی ہوں گی: یارَسُولَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! ہم اپنے جگر پارے آپ کے قدموں پر نثار کرنے کیلئے لائی ہیں، آقا! ہمارے ارمانوں کی حقیر قربانیاں قبول فرمالیجئے، سرکار! عمر بھر کی محنت وُصول ہو جائے گی۔ اتنا کہہ کر ماں ایکبار پھر رونے لگی اور بَھرّائی ہوئی آواز میں کہا: کاش! میرے گھر میں بھی کوئی جوان بیٹا ہوتا اور میں بھی اپنا نذرانۂ شوق لے کر آقا کی بارگاہ میں حاضِر ہو جاتی۔ مَدَنی مُنّاماں کو پھر روتا دیکھ کر مچل گیا اور اپنی ماں کو چُپ کرواتے ہوئے **جوشِ ایمانی** کے جذبے کے ساتھ کہنے لگا: میری پیاری ماں! مَت رو، مجھی کو پیش کر دینا۔ ماں بولی: بیٹا! تم ابھی کمسن ہو، میدانِ کارزار میں دشمنانِ خونخوار سے پالا پڑتا ہے، تم تلوار کی کاٹ برداشت نہیں کر سکو گے۔ مَدَنی مُنّے کی ضد کے سامنے بِالآخر ماں کو ہتھیار ڈالنے ہی پڑے۔ نَمازِ فَجر کے بعد **مسجدُالنَّبَوِیّ الشَّریف** عَلٰی صَاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے باہَر میدان میں مُجاہِدین کا ہُجوم ہو گیا۔ ان سے فارِغ ہو کر سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ واپَس تشریف لا ہی رہے تھے کہ ایک پردہ پوش خاتون پر نظر پڑی جو اپنے چھ سالہ مَدَنی مُنّے کو لئے ایک طرف کھڑی تھی۔ شاہِ شیریں مَقال، صاحِبِ جُودونَوال، شَہَنشاہِ خوشخصال، محبوبِ ربِّ ذوالجلال، آقائے بِلال صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے حضرتِ سیِّدُنا بِلال

رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو آمد کا سبب دریافت کرنے کیلئے بھیجا۔ سیِّدُنا بِلال رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے قریب جاکر نگاہیں جھکائے آنے کی وجہ دریافت کی۔ خاتون نے بَھرّائی ہوئی آواز میں جواب دیا: آج رات کے پچھلے پَہر آپ اِعلان کرتے ہوئے میرے غریب خانے کے قریب سے گزرے تھے، اِعلان سُن کر میرا دل تڑپ اُٹھا۔ آہ! میرے گھر میں کوئی نوجوان نہیں تھا جس کا نذرانۂ شوق لے کر حاضِر ہوتی فَقَط میری گود میں یِہی ایک چھ سالہ یتیم بچّہ ہے جس کے والِد گُزَشتہ سال غَزوۂ بدر میں جامِ شہادت نوش کرچکے ہیں میری زندگی بھرکی پونجی یِہی ایک بچّہ ہے، جسے سرکارِ عالی وقار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے قدموں پر نثار کرنے کیلئے لائی ہوں۔ حضرتِ سیِّدُنا بلال رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے پیار سے مَدَنی مُنّے کو گود میں اُٹھالیا اور بارگاہِ رسالت میں پیش کرتے ہوئے سارا ماجرا عرض کیا۔ سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مَدَنی مُنّے پر بَہُت شفقت فرمائی۔ مگر کمسنی کے سبب میدانِ جہاد میں جانے کی اجازت نہ دی۔ (ماخوذ از: زلف و زنجیر ص ۲۲۲) اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ **کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو**-اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دنیا کیلئے تو وقت ہے مگر۔۔۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے مَدَنی مُنّے کا **جوشِ ایمانی**!

اللہ! اللہ! پہلے کی مائیں اللہ و رسول عَزَّوَجَلَّ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اور دینِ اسلام سے کس قَدَر والِہانہ مَحَبَّت کرتی تھیں ۔ جو لوگ اپنے جگر پاروں کو بے وفا دنیا کی دولت کے حُصُول کی خاطِر اپنے شہر سے دوسرے شہر بلکہ دوسرے ملک تک میں اور وہ بھی برسوں کیلئے بھیجنے کیلئے تیّار ہو جاتے ہیں مگر اپنے ہی شہر میں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں تھوڑی دیر کیلئے بھی جانے سے روک دیتے ہیں، سنّتوں کی تربیت کی خاطِر مَدَنی قافِلوں میں عاشقانِ رسول کے ہمراہ چند روز سفر کرنے سے مانِع ہوتے ہیں، ان کو اس ایمان افروز حِکایت سے درسِ عبرت حاصل کرنا چاہیے۔ آہ! ہم تھوڑے سے وقت کی قربانی دینے سے بھی کتراتے ہیں اور ہمارے اَسلاف اپنا جان ومال سب کچھ راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں قربان کرنے کیلئے ہر پل تیّار رہتے تھے۔

تھے تو آباوہ تمہارے ہی مگر تم کیا ہو

ہاتھ پر ہاتھ دھرے منتظرِ فردا ہو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

چار شہیدوں کی ماں

اُسْدُ الْغَابَہ جلد 7 صَفْحَہ 100 پر ہے: جنگِ قادِسیہ (جو امیرالمؤمنین حضرتِ سیِّدنا عمر فاروق اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے دورِ خلافت میں لڑی گئی تھی) میں حضرتِ سیِّدَتُنا خنساء

رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا چاروں شہزادوں سمیت شریک ہوئی تھیں ۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا نے جنگ سے ایک روز قبل اپنے چاروں شہزادوں کو اس طرح نصیحت فرمائی: ''میرے پیارے بیٹو! تم اپنی خوشی سے مسلمان ہوئے اور اپنی ہی خوشی سے تم نے ہجرت کی، اس ذات کی قسم! جس کے سوا کوئی معبود نہیں، تم ایک ہی ماں باپ کی اولاد ہو، میں نے تمہارے نَسَب کو خراب نہیں کیا، تمہیں معلوم ہے کہ اللہُ غفّار عَزَّوَجَلَّ نے کُفّار سے مقابَلہ (مُقا۔بَ۔لہ) کرنے میں مجاہِدین کے لئے عظیمُ الشّان ثواب رکھا ہے۔ یاد رکھو! آخِرت کی باقی رہنے والی زندگی دنیا کی فنا ہونے والی زندگی سے بدَرَجہا بہتر ہے۔ سنو! سنو! قراٰنِ پاک کے پارہ 4 سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرٰن کی آیت نمبر 200 میں ارشاد ہوتا ہے:

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا وَ صَابِرُوْا وَ رَابِطُوْا ۟ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ (۲۰۰)

ترجَمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو! صبر کرو اور صبر میں دشمنوں سے آگے رہو اور سرحد پر اسلامی ملک کی نگہبانی کرو اور اللہ سے ڈرتے رہو، اس امّید پر کہ کامیاب ہو۔

صُبح کو بڑی ہوشیاری کے ساتھ جنگ میں شرکت کرو اور دشمنوں کے مقابلے میں اللہ عَزَّوَجَلَّ سے مدد طلب کرتے ہوئے آگے بڑھو اور جب تم دیکھو کہ لڑائی زور پر آگئی اور اس کے شُعلے بھڑکنے لگے ہیں تو اس شعلہ زن آگ میں کود جانا، کافِروں کے سردار کا مقابلہ

کرنا، اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ عزّت و اکرام کیساتھ جنّت میں رہو گے۔" جنگ میں حضرت سیِّدَتُنا خنساء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا کے چاروں شہزادوں نے بڑھ چڑھ کر کُفّار کا مُقابلہ کیا اور یکے بعد دیگرے جامِ شہادت نوش کر گئے۔ جب ان کی والِدۂ محترمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا کو ان کی شہادت کی خبر پہنچی تو اُنہوں نے بجائے واوَیلا مچانے کے کہا: اُس پیارے اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر ہے جس نے مجھے چار شہید بیٹوں کی ماں بننے کا شَرَف عطا فرمایا۔ مجھے اللہُ رَبُّ الْعِزَّت کی رحمت سے اُمّید ہے کہ میں بھی ان چاروں شہیدوں کے ساتھ جنت میں رہوں گی۔ (اُسْدُ الْغابَۃِ فِی مَعْرِفَۃِ الصَّحابَۃ ج۷ ص ۱۰۰ ۔ ۱۰۱)

غلامانِ محمد جان دینے سے نہیں ڈرتے
یہ سر کٹ جائے یا رہ جائے کچھ پروا نہیں کرتے

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔

اٰمِیْن بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

گُفتار کے غازی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آخِر وہ کون سا جذبہ تھا جس نے ہر مرد و عورت بلکہ بچّے بچّے کو اسلام کا شیدائی بنا دیا تھا۔ وہ کامِلُ الایمان مومِن تھے، وہ جوشِ ایمانی کے جذبے سے

سرشار تھے اور آہ! آج کا مسلمان اکثر کمزوریٔ ایمان کا شکار ہے۔ اُن کے پیشِ نظر ہر دم اللہ و رسول عَزَّوَجَلَّ و صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رضا ہوا کرتی تھی مگر ہائے افسوس! آج کے مسلمانوں کی اکثریت کی اب اس طرف کوئی توجُّہ نہیں۔ وہ اللہ و رسول عَزَّوَجَلَّ و صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مَحَبَّت سے سرشار تھے اور وائے بد نصیبی! آج کے مسلمانوں کی بھاری اکثریت دنیا کی مَحَبَّت میں مُستغرق (مُس۔تغ۔رَق) ہے۔ وہ اعلیٰ کردار کے مالک ہوا کرتے تھے مگر آج کے اکثر مسلمان فَقَط گُفتار (یعنی باتوں) کے غازی بن کر رہ گئے ہیں۔ آہ! صد ہزار آہ! ہم نے دنیا کی مَحَبَّت میں ڈوب کر، رِضائے الٰہی کے کاموں سے دور ہو کر، اپنی زندگیوں کو گناہوں سے آلود کرکے، اپنے میٹھے میٹھے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

کی پیاری پیاری سنّتوں کے سانچے میں خود کو ڈھالنے کے بجائے اغیار کے فیشن کو اپنا کر اپنی حالت خود آپ بِگاڑ ڈالی ہے۔ پارہ 13 سُوْرَۃُ الرَّعْد کی گیارہویں آیت میں ارشاد ہوتا ہے:

اِنَّ اللّٰهَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ ؕ

ترجَمۂ کنزالایمان: بیشک اللہ کسی قوم سے اپنی نعمت نہیں بدلتا جب تک وہ خود اپنی حالت نہ بدل دیں۔

افسوس! صد ہزار افسوس! بے عملی کے سبب ہم ذلّت و رُسوائی کے عمیق گڑھے میں نہایت ہی تیزی کے ساتھ گرتے چلے جارہے ہیں۔ ایک وقت وہ تھا جب کُفّار مسلمان کے نام سے لَرزَہ بَراَنْدام ہو جایا کرتے تھے اور آج اِنقلابِ معکُوس نے مسلمانوں کو کفّار سے خوفزدہ کر رکھا ہے۔

اے خاصۂ خاصانِ رُسُل وَقتِ دُعا ہے
اُمّت پہ تِری آ کے عجب وقت پڑا ہے

جو دین بڑی شان سے نکلا تھا وطن سے
پر دَیس میں وہ آج غریبُ الغُربا ہے

جس دین کے مدعو تھے کبھی قیصر و کِسریٰ
خود آج وہ مہمان سَرائے فُقرا ہے

وہ دین ہوئی بزمِ جہاں جس سے فَرُوزاں
اب اس کی مجالس میں نہ بتّی نہ دِیا ہے

جس دین کی حُجت سے سب اَدیان تھے مغلوب
اب مُعترِض اس دین پہ ہر ہَرزہ سَرا ہے

چھوٹوں میں اطاعت ہے نہ شفقت ہے بڑوں میں
پیاروں میں مَحبت ہے نہ یاروں میں وفا ہے

گو قوم میں تیری نہیں اب کوئی بڑائی
پر نام تری قوم کا یاں اب بھی بڑا ہے

ڈر ہے کہیں یہ نام بھی مٹ جائے نہ آخر
مُدّت سے اسے دَورِ زماں میٹ رہا ہے

وہ قوم کہ آفاق میں جو سَر بَفلک تھی
وہ یاد میں اَسلاف کے اب رُو بقضا ہے

جو قوم کہ مالِک تھی عُلُوم اور حِکَم کی
اب علم کا واں نام نہ حکمت کا پتا ہے

کھوج ان کے کمالات کا لگتا ہے اب اتنا
گم دَشت میں اک قافِلہ بے طَبَل و دَرا ہے

جو کچھ ہیں وہ سب اپنے ہی ہاتھوں کے ہیں کرتُوت
شکوہ ہے زمانے کا نہ قسمت کا گِلا ہے

دیکھے ہیں یہ دن اپنی ہی غفلت کی بدولت
سچ ہے کہ بُرے کام کا انجام بُرا ہے

فریاد ہے! اے کشتیٔ اُمّت کے نگہباں!
بیڑا یہ تباہی کے قریب آن لگا ہے

اے چشمۂ رحمت بِاَبِی اَنتَ وَ اُمِّی
دنیا پہ ترا لطف سدا عام رہا ہے

جس قوم نے گھر اور وطن تجھ سے چُھڑایا
جب تُو نے کیا نیک سُلوک ان سے کیا ہے

سو بار ترا دیکھ کے عفو اور ترَحُّم
ہر باغی و سرکش کا سر آخر کو جھکا ہے

برتاؤ ترے جبکہ یہ اَعدا سے ہیں اپنے
اَعدا سے غلاموں کو کچھ امّید سِوا ہے

کر حق سے دعا اُمّتِ مرحوم کے حق میں
خطروں میں بہت اِس کا جہاز آ کے گھرا ہے

اُمّت میں تری نیک بھی ہیں بد بھی ہیں لیکن
دِلدادہ ترا ایک سے ایک ان میں سِوا ہے

ایماں جسے کہتے ہیں عقیدے میں ہمارے
وہ تیری مَحبّت تری عِترَت کی وِلا ہے

جو خاک ترے در پہ ہے جارُوب سے اُڑتی　　وہ خاک ہمارے لئے داروئے شِفا ہے
جو شہر ہوا تیری ولادت سے مشرّف　　اب تک وُہی قبلہ تری اُمّت کا رہا ہے
جس شہر نے پائی تری ہجرت سے سعادت　　مکّے سے کشِش اُس کی ہر اک دل میں سوا ہے
کل دیکھئے پیش آئے غلاموں کو ترے کیا　　اب تک تو ترے نام پہ ایک ایک فِدا ہے
ہم نیک ہیں یا بد ہیں پھر آخِر ہیں تمہارے　　نسبت بہت اچھی ہے اگر حال برا ہے
تدبیر سنبھلنے کی ہمارے نہیں کوئی　　ہاں ایک دعا تیری کہ مقبولِ خدا ہے

خود جاہ کے طالِب ہیں نہ عزّت کے ہیں خواہاں
پر فکر ترے دین کی عزت کی سَدا ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب !　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

احساسِ ذمّہ داری پیدا کیجئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نہایت ہی سنجیدگی کے ساتھ اپنے کردار کا جائزہ لیجئے۔ اپنے گناہوں سے سچی توبہ کیجئے اور اپنے اندر از سرِ نو **جوشِ ایمانی** پیدا کیجئے اور یہ مَدَنی سوچ بنایئے کہ مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشِش کرنی ہے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ۔ اگر آپ نے اپنی ذِمّہ داری کو سمجھ کر اللہ و رسول عَزَّوَجَلَّ و صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی مَحبّت میں ڈوب کر اس مَدَنی کام کا بیڑا اُٹھا[2] لیا تو اللہ و رسول عَزَّوَجَلَّ و صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے پیار کی برکت سے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ آپکا دونوں جہاں میں بیڑا پار ہو گا۔

ہم کو اللہ اور نبی سے پیار ہے
اِنْ شَآءَ اللہ اپنا بیڑا پار ہے　　(وسائل بخشش ص ۶۰۰)

2-- بیڑا اٹھانا: یعنی آمادہ ہونا۔

مَدَنی قافلے میں شفا بھی ملی اور دیدار بھی ہوا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے سنّتوں کی تربیت کے مَدَنی قافلوں میں عاشِقانِ رسول کی صحبت کی بَرَکت سے دنیا و آخرت کی ایسی ایسی سعادتیں ملتی ہیں کہ نہ پوچھو بات ۔ آپ کی ترغیب کیلئے ایک مدنی بہار آپ کے گوش گزار کرتا ہوں چُنانچِہ پاکستان کے صوبہ پنجاب کے ایک اسلامی بھائی کا بیان ہے: میں دعوت اسلامی کے عالمی مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ (باب المدینہ کراچی) میں ''تربیتی کورس'' کیلئے آیا ہوا تھا، اس دوران ایک دن جُمعرات کو صبح تقریباً چار بجے پیٹ کی بائیں جانِب اچانک درد اُٹھا، درد اس قَدَر شدید تھا کہ سات انجکشن لگے تب آرام آیا، حسبِ معمول جُمعرات کو ہونے والے سنّتوں بھرے اجتماع کیلئے (مَدَنی مرکز فیضان مدینہ) میں شام کو حاضِر ہوا۔ رات دس بجے پھر درد شروع ہوا مگر اجتِماع میں مانگی جانے والی اجتماعی دعا کے وَقْت ٹھیک ہو گیا، ایک گھنٹہ کے بعد پھر بَہُت شدید درد اُٹھا۔ ڈاکٹر نے تین انجکشن لگائے پھر کچھ افاقہ ہوا۔ اب حالت یہ ہو گئی کہ جب بھی کھانا کھاتا درد شروع ہو جاتا۔ روزانہ تین چار ٹیکے لگتے ۔ ڈِرپ چڑھتی ، الٹرا ساؤنڈ بھی کروایا، مگر ڈاکٹروں کو درد کا سبب سمجھ میں نہ آیا۔ میں اَسپتال میں پڑا تھا وہاں مجھے معلوم ہوا کہ میرے ساتھ والے اسلامی بھائی سنّتوں کی تربیت کے مَدَنی قافِلے میں **12** دن کیلئے سفر کی تیاری کر رہے ہیں، ڈاکٹر نے سفر سے بُہتیرا روکا مگر مجھ سے نہ رہا گیا میں ڈیرہ بگٹی (بلوچستان) جانے والے مَدَنی قافِلے کا مسافِر بن گیا۔ ڈیرہ بگٹی جاتے

ہوئے راستے میں تھوڑا سا درد ہوا، پھر وہاں سے ہم نے ''سُوئی'' آکر جُمعرات کے سنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت کی اور پھر ڈیرہ بگٹی واپس آ گئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ مَدَنی قافِلے کی بَرَکت سے دَرْد ایسا دُور ہوا گویا کبھی تھا ہی نہیں اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تا حال مجھے دوبارہ وہ تکلیف نہیں ہوئی اور سب سے بڑی سعادت یہ ملی کہ مجھے مَدَنی قافِلے میں خواب کے اندر مَدینے کے تاجدار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا دیدار ہو گیا۔

لُوٹنے رَحمتیں قافِلے میں چلو سیکھنے سنّتیں قافِلے میں چلو
دردِ سر ہو اگر دُکھ رہی ہو کمر دَرْد دونوں مٹیں، قافِلے میں چلو
ہے طلب دید کی، دید کی عید کی کیا عَجَب وہ دِکھیں قافِلے میں چلو

سلطانِ دوجہاں صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی قربانیاں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشِش کیلئے آپ کو اپنے اندر قربانی کا جذبہ پیدا کرنا ہو گا۔ بِغیر قربانی پیش کئے کچھ نہیں ہو سکتا۔ ہمارے پیارے پیارے اور میٹھے میٹھے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اسلام کی خاطِر کیسی کیسی قربانیاں پیش کیں اِس کا تصوُّر ہی لرزا دینے کیلئے کافی ہے۔ راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں ہمارے مکّی مَدَنی آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو بے حد ستایا گیا، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی راہوں میں کانٹے بچھائے گئے، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر پتّھر برسائے گئے، حتّٰی کہ کفّارِ بد اطوار آپ کو شہید کرنے کے بھی دَرپَے رہے مگر ہمارے پیارے پیارے آقا اور

میٹھے میٹھے مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہمّت نہ ہارے۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مسلسل جدو جُہد رنگ لائی، جو لوگ دشمن تھے وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فضل و کرم سے دوست بن گئے، جو جان کے دَرپے تھے وہ جانیں قربان کرنے لگے، جو دوسروں کو مسلمان ہونے سے روکتے تھے وہ خود مسلمان ہو کر دوسروں کو مسلمان کرنے کی کوششوں میں مصروف ہو گئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ آج ساری دنیا میں جو اسلام کی بہاریں ہیں وہ اللہ رَبُّ الْعِزَّت کی عنایت سے پیارے مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مساعیٔ جمیلہ اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عظیم تربیت سے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی قربانیوں کا نتیجہ ہے۔

حق کی راہ میں پتّھر کھائے خوں میں نہائے طائف میں
دین کا کتنی محنت سے کام آپ نے اے سلطان کیا (وسائل بخشش ص ۳۸۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بھلائی کی باتیں سکھانے کی فضیلت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ بھی نیکی کی دعوت کی خاطر قربانیوں کیلئے کمربستہ ہو جایئے اور ڈھیروں ثواب کمایئے۔ امام ابو نُعیم احمد بن عبد اللہ اصفہانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی (مُتَوَفّٰی 430ہجری) ”حِلْیَۃُ الْاَوْلِیاء“ میں نقل کرتے ہیں، اللہ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی نے حضرتِ سیِّدُنا موسیٰ کلیمُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی طرف وحی فرمائی: ”بھلائی کی باتیں خود بھی سیکھو اور دوسروں کو بھی سکھاؤ، میں بھلائی سیکھنے اور سکھانے والوں کی قبروں کو

Go To Index

روشن فرماؤں گا تاکہ ان کو کسی قسم کی وَحشت نہ ہو۔" (حلیۃُ الاولیاء ج۶ص۵ رقم ۷۶۲۲)

مُبلّغِین کی قبریں اِنْ شَآءَاللہ عَزَّ وَجَلَّ جگمگائیں گی

اِس روایت سے نیکی کی بات سیکھنے سکھانے کا اجر وثواب معلوم ہوا۔ سنّتوں بھرا بیان کرنے یا درس دینے اور سننے والوں کے تو وارے ہی نیارے ہو جائیں گے، اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ اُن کی قبریں اندر سے جگمگ جگمگ کررہی ہوں گی اور انہیں کسی قسم کا خوف محسوس نہیں ہو گا۔ اِنفرادی کوشِش کرتے ہوئے نیکی کی دعوت دینے والوں، مَدَنی قافِلے میں سفر اور فکرِ مدینہ کرکے مَدَنی اِنعامات کا رسالہ روزانہ پُر کرنے کی ترغیب دلانے والوں اور سنّتوں بھرے اجتِماع کی دعوت پیش کرنے والوں نیز مُبَلِّغین کی نیکی کی دعوت کو سننے والوں کی قُبور بھی اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ

حُضور مُفیضُ النُّور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے نور کے صدقے نورٌ علٰی نور ہوں گی۔

قبر میں لہرائیں گے تاحَشر چشمے نور کے

جلوہ فرما ہو گی جب طَلعت رسول اللہ کی (حدائقِ بخشش شریف ص ۱۵۲)

جنّت میں داخلہ اور گزشتہ گناہوں کا کفّارہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کتنے خوش نصیب ہیں وہ اسلامی بھائی جو علمِ دین سیکھنے کی نیّت سے مَدَنی قافِلوں میں سفر کرتے ہیں ان کیلئے جنّت میں داخلے اور گزشتہ گناہوں کے کفّارے کی بشارت ہے۔ اس ضمن میں دو روایات سنئے اور جھومئے: {۱} حضرتِ سیِّدُنا ابو سعید خُدری

رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے : مَنْ غَدَا وَ رَاحَ وَ ھُوَفِیْ تَعْلِیْمِ دِیْنِہٖ فَھُوَفِی الْجَنَّۃِ یعنی ''جو اپنے دین کا علم سیکھنے کیلئے صبح کو چلا یا شام کو چلا وہ جنّتی ہے۔'' (حِلْیَۃُ الْاَوْلیاء، ج۷، ص ۲۹۵، التّیسیر بشرحِ الْجامِعُ الصَّغِیرلِلْمُناوِی ج ۲ ص ۴۳۲) {۲} ''جو شخص علم کی طلب کرتا ہے، تو وہ اس کے گزشتہ گناہوں کا کفّارہ ہو جاتا ہے۔'' (تِرْمِذِی ج۴ ص ۲۹۴ حدیث ۲۶۵۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حُصولِ دنیا کے لئے سفر۔۔۔

غور تو فرمایئے! لوگ آمدنی کی زیادتی کیلئے اپنے شہر سے دوسرے شہر، اپنے ملک سے دوسرے ملک جا پڑتے ہیں اور ماں باپ، بال بچّوں وغیرہ سے برسوں دور پڑے رہتے ہیں۔ آہ! آج حُصولِ دنیا کی خاطِر اکثر لوگ ہر طرح کی قربانیاں دے رہے ہیں مگر اس قدر عظیم الشان اَجر و ثواب کی بِشارتوں کے باوُجود راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں چند روز کیلئے بھی مَدَنی قافِلے میں سفر کرنے کو تیّار نہیں ہوتے۔

ایک طرف صحابہ کا کردار دوسری طرف ہم غفلت شِعار

ذرا سوچئے تو سہی! صَحابہ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے راہ خدا کے ہر سفر میں بڑھ چڑھ کر حصّہ لیا خواہ وہ دشمنوں کے مقابلے میں قِتال (یعنی جنگ) کا مُعاملہ ہو یا عِلمِ دین سیکھنا سکھانا مقصود ہو۔ یہ اُنہیں کی قربانیوں کا صدقہ ہے جو آج دنیا میں ہر طرف دینِ اسلام کی بہاریں ہیں، بہر حال ایک طرف تو صحابہ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان ہیں جن کی زندگیاں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے

دین کی سر بُلندی کیلئے وقف تھیں اور دوسری طرف ہم غافل لوگ ہیں جن کے شب و روز صرف اور صرف دنیا ہی کی ترقّی کیلئے گویا وقف ہیں۔ آہ صد کروڑ آہ!

واعظِ قوم کی وہ پُختہ خیالی نہ رہی!
برقِ طبعی نہ رہی، شُعلہ مَقالی نہ رہی
رہ گئی رسمِ اذاں، روحِ بِلالی نہ رہی
فَلسفہ رہ گیا، تلقینِ غَزالی نہ رہی

مسجِدیں مرثیہ خواں ہیں کہ نَمازی نہ رہے
یعنی وہ صاحِبِ اَوصاف حجازی نہ رہے

ہر مسلماں رگِ باطِل کے لئے نشتر تھا
اس کے آئینۂ ہستی میں عمل جوہر تھا
جو بھروسا تھا اسے توفقط _ پر تھا
ہے تمہیں موت کا ڈر، اُس کو خدا کا ڈر تھا

باپ کا علم نہ بیٹے کو اگر اَزبَر ہو!
پھر پِسَر قابلِ میراثِ پِدَر کیونکر ہو!

ہر کوئی مستِ مئے ذوقِ تَن آسانی ہے
کیسا بھائی! ترِا اندازِ مسلمانی ہے؟
حیدری فقر ہے، نے دولتِ عثمانی ہے
تم کو اَسلاف سے کیا نسبتِ رُوحانی ہے؟

وہ زمانے میں معزّز تھے مسلماں ہو کر
اور تم خوار ہوئے تارکِ قراں ہو کر

تم ہو آپس میں غضبناک، وہ آپس میں رحیم
تم خطاکار و خطابیں، وہ خطاپوش و کریم
چاہتے سب ہیں کہ ہوں اَوجِ ثُرّیّا پہ مُقیم
پہلے ویسا کوئی پیدا تو کرے قلبِ سلیم

تختِ فَغفُور بھی ان کا تھا سَریرِ کے بھی
یوں ہی باتیں ہیں، کہ تم میں وہ حمیّت ہے بھی؟

خود کُشی شَیوہ تمہارا، وہ غَیُور و خود دار
تم اُخُوّت سے گُریزاں، وہ اُخُوّت پہ نثار
تم ہو گُفتار سراپا، وہ سراپا کِردار
تم تَرَستے ہو کلی کو، وہ گُلستاں بکنار

اب تلک یاد ہے قوموں کو حِکایت اُن کی
نقش ہے صَفحۂ ہستی پہ صداقت اُن کی

مِثلِ بُو قید ہے غُنچے میں، پریشاں ہو جا
رَخت بَر دوش ہوائے چمَنِستاں ہو جا
ہے تنک مایہ، تو ذَرّے سے بیاباں ہو جا
نغمۂ مَوج سے ہنگامۂ طوفاں ہو جا

قوتِ عشق سے ہر پست کو بالا کر دے
دَہر میں اسمِ محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) سے اجالا کر دے

عقل ہے تیری سِپَر عشق ہے شمشیر تِری!
مِرے دَرویش! خلافت ہے جہانگیر تری
ماسِوا_ کے لئے آگ ہے تکبیر تِری
تُو مسلماں ہے تقدیر ہے تدبیر تری

کی محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!
صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

جوشِ ایمانی کا ثُبوت دیجئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ بھی ہمّت کیجئے اور **جوشِ ایمانی** کا ثُبوت دیتے ہوئے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب ، دانائے غُیُوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے جاں نثار صحابہ ٔ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی قربانیوں کو عملی طور پر خراجِ تحسین پیش کرنے کیلئے مَدَنی قافلوں میں سفر کی نیّت فرمائیے۔ اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کی راہوں میں کوئی کانٹے نہیں بچھائے گا، آپ پر پتھراؤ نہیں کیا جائے گا۔ آپ کی راہوں میں تو لوگ آنکھیں بچھائیں گے۔

لوٹنے رحمتیں قافِلے میں چلو　　　سیکھنے سنّتیں قافِلے میں چلو

قرض ہو گا ادا، آ کے مانگو دعا　　　پاؤ گے برکتیں قافِلے میں چلو (وسائل بخشش ص ۶۰۹)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

داتا حُضُور کی طرف سے مدنی قافلے کی خیر خواہی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مَدَنی قافِلوں کے مسافِروں پر جو کرم نوازیاں ہوتی ہیں اُن کی ایک جھلک آپ بھی ملاحظہ کیجئے اور پھر مَدَنی قافلے میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سفر کیلئے کمربستہ ہو جائیے چُنانچِہ اسلامی بھائیوں کا بیان ہے کہ ہمارا مَدَنی قافِلہ مرکز الاولیاء لاہور داتا دربار رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی مسجِد کے اندر تین دن کے لئے قِیام پذیر تھا۔ ہم مَدَنی قافِلے کے جدوَل کے مطابِق سنّتوں کی تربیت حاصِل کر رہے تھے، دورانِ حلقہ ایک صاحِب

Go To Index

تشریف لائے انہوں نے عاشقانِ رسول کے ساتھ بڑی مَحبّت کے ساتھ ملاقات کی پھر کہنے لگے ، اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ آج رات میری قسمت کا ستارہ چمکا اور حُضُور داتا گنج بخش علی ہجویری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مجھ گنہگار کے خواب میں تشریف لائے اور کچھ اس طرح فرمایا: ”دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلے والے عاشِقانِ رسول تین دن کے لئے میری مسجِد میں ٹھہرے ہوئے ہیں لہٰذا تم ان کے کھانے کا انتِظام کرو۔“ لہٰذا میں مَدَنی قافلے والوں کی خیر خواہی کیلئے کھانا لایا ہوں آپ حضرات قَبول فرمائیے۔

کیا غرض در در پھروں میں بھیک لینے کیلئے — ہے سلامت آستانہ آپکا داتا پیا

جھولیاں بھر بھر کے لے جاتے ہیں منگتے رات دن — ہو مری امید کا گلشن ہرا داتا پیا (وسائل بخشش ص ۵۰۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سنت کی فضیلت اور چند سنتیں اور آداب بیان کرنے کی سعادَت حاصِل کرتا ہوں ۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنشاہِ نُبُوَّت، مصطَفٰے جانِ رَحمت، شَمعِ بزمِ ہدایت ،نَوشَۂ بزمِ جنت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنت نشان ہے: جس نے میری سنت سے مَحبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحبَّت کی اور جس نے مجھ سی مَحبَّت کی وہ جنت میں میرے ساتھ ہو گا۔ (ابنِ عَساکِر ج۹ ص۳۴۳)

سینہ تری سنّت کا مدینہ بنے آقا

جنت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

Go To Index

”قطعِ رحمی حرام ہے“ کے 13 حُرُوف کی نسبت سے صِلۂ رِحمی کے 13 مَدَنی پھول

☆ فرمانِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ: وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِیۡ تَسَآءَلُوۡنَ بِهٖ وَالۡاَرۡحَامَ ؕ[3]

ترجمۂ کنزالایمان: ”اور اللہ سے ڈرو، جس کے نام پر مانگتے ہو اور رِشتوں کا لحاظ رکھو۔“ اس آیتِ مبارکہ کے تحت ”تفسیرِ مظہری“ میں ہے: یعنی تم قَطعِ رِحم (یعنی رشتے داروں سے تعلّق توڑنے) سے بچو[4] ☆ **7 فرامِینِ مصطَفٰے** صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم {۱} جو اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہے اُسے چاہیے کہ صِلۂ رِحمی کرے[5] {۲} قیامت کے دن اللہ عَزَّوَجَلَّ کے عَرش کے سائے میں تین قسم کے لوگ ہوں گے، (ان میں سے ایک ہے) صِلۂ رِحمی کرنے والا[6] {۳} رِشتہ کاٹنے والا جنّت میں نہیں جائے گا[7] {۴} لوگوں میں سے وہ شخص سب سے اچھا ہے جو کثرت سے قراٰنِ کریم کی تلاوت کرے، زیادہ مُتّقی ہو، سب سے زیادہ نیکی کا حکم دینے اور بُرائی سے منع کرنے والا ہو اور سب سے زیادہ صِلۂ رِحمی (یعنی رشتے داروں کے ساتھ اچھا برتاؤ) کرنے والا ہو[8] {۵} بے شک افضل ترین صَدقہ وہ ہے جو دشمنی چھپانے والے رشتے دار پر کیا جائے[9] {۶} جس قوم میں قاطعِ رِحم (یعنی رشتے داری توڑنے والا) ہو، اُس (قوم) پر کی رَحمت کا نُزول نہیں ہوتا[10] {۷} جسے یہ پسند ہو کہ اُس کے لیے (جنّت میں) مَحَل بنایا جائے اور اُس کے دَرَجات بُلند کیے جائیں، اُسے چاہیے کہ جو اُس پر ظُلم کرے یہ اُسے مُعاف

3--- پ۴، اَلنّساء:۱

4--- تفسیرِمظھری ج۲ ص ۳

5--- بخاری ج۴ ص۱۳۶ حدیث ۶۱۳۸

6--- اَلْفِردَوس بمأثور الْخِطاب ج۲ ص۹۹ حدیث ۲۵۲۶

7--- بُخاری ج۴ ص ۹۷ حدیث ۵۹۸۴

8--- مُسندِ اِمام احمد ج۱۰ ص ۴۰۲ حدیث ۲۷۵۰۴

9--- ایضاً ج۹ ص۱۳۸ حدیث ۲۳۵۸۹

10--- اَلزَّواجِر ج۲ ص ۱۵۳

کرے اور جو اُسے محروم کرے یہ اُسے عطا کرے اور جو اُس سے قَطعِ تَعلُّق کرے یہ اُس سے ناطہ (یعنی تعلُّق) جوڑے (اَلْمُستَدرَک ج۳ص ۲احدیث ۳۲۱۵) ☆حضرتِ سیِّدُنا فقیہ ابواللَّیث سمرقندی عَلَیہِ رَحمَۃُ اللہِ الوَلِی فرماتے ہیں، صِلَۂ رِحمی کرنے کے 10 فائدے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا حاصل ہوتی ہے، لوگوں کی خوشی کا سبب ہے، فِرِشتوں کو مَسرّت ہوتی ہے، مسلمانوں کی طرف سے اس شخص کی تعریف ہوتی ہے، شیطان کو اس سے رَنج پہنچتا ہے، عُمر بڑھتی ہے، رِزق میں برکت ہوتی ہے، فوت ہوجانے والے آباء و اجداد (یعنی مسلمان باپ دادا) خوش ہوتے ہیں، آپس میں مَحَبَّت بڑھتی ہے، وفات کے بعد اس کے ثواب میں اِضافہ ہو جاتا ہے، کیونکہ لوگ اس کے حق میں دعائے خیر کرتے ہیں (تَنبیہُ الغافِلین ص ۷۳) ☆دعوتِ اسلامی کے اِشاعَتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 1196 صَفحات پر مشتمل کتاب، "بہارِ شریعت" جلد 3 صَفْحَہ 558 تا 560 پر ہے: صِلَۂ رِحم کے معنٰی رِشتے کو جوڑنا ہے یعنی رشتے والوں کے ساتھ نیکی اور سُلوک کرنا۔ ساری اُمّت کا اس پر اِتّفاق ہے کہ صِلَۂ رِحم "واجِب" ہے اور قَطعِ رِحم (یعنی رشتہ توڑنا) "حرام" ہے۔ جن رشتے والوں کے ساتھ صِلَہ (رِحم) واجِب ہے وہ کون ہیں؟ بعض عُلَما نے فرمایا: وہ ذُو رِحم مَحرم ہیں اور بعض نے فرمایا: اس سے مراد ذُو رِحم ہیں، مَحرم ہوں یا نہ ہوں۔ اور ظاہِر یِہی قولِ دُوُم ہے، احادیث میں مُطلَقاً (یعنی بِغیر کسی قید کے) رشتے والوں کے ساتھ صِلہ (یعنی سُلوک) کرنے کا حُکم آتا ہے، قرآنِ مجید میں مُطلَقاً (یعنی بِلا قید) ذوِی القُربٰی (یعنی قرابت والے) فرمایا گیا مگر

Go To Index

یہ بات ضَرور ہے کہ رِشتے میں چُونکہ مختلف دَرَجات ہیں (اِسی طرح) صِلَۂ رِحْم (یعنی رشتے داروں سے حُسنِ سُلوک) کے دَرَجات میں بھی تفاوُت (یعنی فرق) ہوتا ہے۔ والِدَین کا مرتبہ سب سے بڑھ کر ہے، ان کے بعد ذُوِرحْم مَحرم کا، (یعنی وہ رشتے دار جن سے نَسبی رشتہ ہونے کی وجہ سے نکاح ہمیشہ کیلئے حرام ہو) ان کے بعد بَقِیَّہ رشتے والوں کا علٰی قَدرِ مَراتِب۔ (یعنی رشتے میں نزدیکی کی ترتیب کے مطابِق) (رَدُّالْمُحتار ج۹ ص ۶۷۸) ☆ صِلَۂ رِحْمی (یعنی رِشتے داروں کے ساتھ سُلوک) کی مختلف صورَتیں ہیں، اِن کو ہَدِیّہ و تحفہ دینا اور اگر ان کو کسی بات میں تمہاری اِعانَت (یعنی امداد) درکار ہو تو اِس کام میں ان کی مدد کرنا، انہیں سلام کرنا، ان کی ملاقات کو جانا، ان کے پاس اُٹھنا بیٹھنا، ان سے بات چیت کرنا، ان کے ساتھ لُطف و مہربانی سے پیش آنا (دُرَر ج۱ ص ۳۲۳) ☆ اگر یہ شخص پردیس میں ہے تو رشتے والوں کے پاس خط بھیجا کرے، ان سے خط وکتابت جاری رکھے تاکہ بے تعلُّقی پیدا نہ ہونے پائے اور ہوسکے تو وطن آئے اور رشتے داروں سے تعلُّقات تازہ کرلے، اِس طرح کرنے سے مَحَبَّت میں اِضافہ ہوگا۔ (رَدُّالْمُحتار ج۹ ص ۶۷۸) (فون یا انٹرنیٹ کے ذَرِیعے بھی رابِطے کی ترکیب مُفید ہے) ☆ صِلَۂ رِحْمی (رشتے داروں کے ساتھ اچھّا سُلوک) اِسی کا نام نہیں کہ وہ سُلوک کرے تو تم بھی کرو، یہ چیز تو حقیقت میں مُکافاۃ یعنی اَدلا بدلا کرنا ہے کہ اُس نے تمہارے پاس چیز بھیج دی تم نے اُس کے پاس بھیج دی، وہ تمہارے یہاں آیا تم اُس کے پاس چلے گئے۔ حقیقتاً صِلَۂ رِحْم (یعنی کامِل دَرَجے کا صِلَۂ رِحْم) یہ ہے کہ وہ کاٹے اور تم جوڑو، وہ تم سے جُدا ہونا چاہتا ہے،

Go To Index

بے اِعتنائی (بے۔اِع۔تے۔نائی۔یعنی لاپرواہی) کرتا ہے اور تم اُس کے ساتھ رشتے کے حُقُوق کی مُراعات (یعنی لحاظ ورعایت) کرو۔ (ایضاً)

ہزاروں سنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو کتب (۱) 312 صفحات پر مشتمل کتاب ''بہارِ شریعت'' حصّہ 16 اور (۲) 120 صفحات کی کتاب '' سنّتیں اور آداب '' ہدیّۃً حاصل کیجئے اور پڑھئے۔ سنّتوں کی تربیت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

لوٹنے رَحمتیں قافلے میں چلو　　سیکھنے سنّتیں قافلے میں چلو
ہوں گی حل مشکلیں قافلے میں چلو　　ختم ہوں شامتیں قافلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مآخذ ومراجع

کتاب	مطبوعہ	کتاب	مطبوعہ
قراٰن مجید	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی	تنبیہ الغافلین	دارالکتاب العربی بیروت
تفسیر مظہری	کوئٹہ	الزّواجر	دارالمعرفۃ بیروت
بخاری	دارالکتب العلمیۃ بیروت	سعادۃ الدارین	دارالکتب العلمیۃ بیروت
ترمذی	دارالفکر بیروت	التیسیر	مکتبۃ الامام الشافعی عرب
مسند امام احمد	دارالفکر بیروت	درر	باب المدینہ کراچی
المستدرک	دارالمعرفۃ بیروت	ردّالمحتار	دارالمعرفۃ بیروت
حلیۃ الاولیاء	دارالکتب العلمیۃ بیروت	زلف وزنجیر	شبیر برادرز مرکز الاولیاء لاہور
ابن عساکر	دارالفکر بیروت	حدائق بخشش شریف	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی
الفردوس بماثور الخطاب	دارالکتب العلمیۃ بیروت	وسائل بخشش	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی
اسد الغابۃ	داراحیاء التراث العربی بیروت	☆☆☆	☆☆☆